استغفار اور روزہ رکھ کر سال کا اختتام کرنا

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبہ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

هل يُوصى بختم العام بالاستغفار والصّيام؟

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

44021: استغفار اور روزہ رکھ کر سال کا اختتام کرنا

سوال: اسلامی سال ہجری ختم ہونے کے قریب ہو تو موبائل پر میسج آنا شروع ہو جاتے ہیں کہ اعمال کا دفتر سال ختم ہونے پر لپیٹ دیا جائیگا، اور سال کا اختتام استغفار اور روزہ رکھ کر کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے؛ اس طرح کے میسج کا کیا حکم ہے، اور کیا سال کا آخری دن اگر سوموار یا جمعرات پڑ جائے تو کیا روزہ رکھنا سنت ہو گا یا بدعت؟

بتاریخ 2009-01-11 کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمدللہ:

سنت مطہرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بندوں کے اعمال روزانہ دو بار اٹھائے جاتے ہیں، ایک رات کے وقت اور ایک دن کے وقت .

صحیح مسلم میں ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ پانچ کلمات کے ساتھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: (إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لا يَنَامُ ، وَلا يَنْبَغِي لَهُ

أَنْ يَنَامَ ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ)

"یقینا اللہ سبحانہ وتعالیٰ سوتا نہیں، اور سونا اس کے شایان شان بھی نہیں، وہ ترازو کو نیچا کرتا ہے اسے اونچا بھی وہی کرتا ہے، اور رات کے اعمال دن سے قبل اس کی جانب چڑھتے ہیں، اور دن کے عمل رات سے قبل "۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (۱۷۹)

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”نگراں فرشتے رات ختم ہونے کے بعد دن کے شروع میں اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں، اور دن کے اعمال دن ختم ہونے کے بعد رات کی ابتدا میں لے کر اوپر جاتے ہیں .

اور بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلائِكَةٌ بِالنَّهَارِ ،وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ وَصَلاةِ الْعَصْرِ ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي ؟ فَيَقُولُونَ : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ)

”رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں، اور نماز فجر اور نماز عصر میں وہ جمع ہوتے ہیں، پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر جاتے ہیں تو اللہ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟

تو فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے“۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (۵۵۵) صحیح مسلم حدیث نمبر (۶۳۲)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ دن کے آخر میں اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں، جو شخص اس وقت اطاعت و فرمانبرداری کی حالت میں ہوگا اس کی روزی اور عمل میں برکت کی جائیگی، واللہ اعلم، اور اس پر ان دونوں (نماز فجر اور نماز عصر) کی پابندی اور اہتمام کی حکمت کا امر ظاہر ہوتا ہے“۔ انتہی

اور سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ پورے ہفتے میں بھی دوبار اللہ تعالی کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں .

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: (تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ : اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا)

"ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیر کے دن اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سب مسلمان بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے اس کے جس کی کسی مسلمان سے عداوت ہو، کہا جاتا ہے ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں"۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۵۶۵)

سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہر سال شعبان کے مہینہ میں سارے اعمال اللہ کی جانب اٹھائے جاتے ہیں .

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ شعبان میں اتنے روزے رکھتے ہیں جتنا کسی اور مہینہ میں نہیں رکھتے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)

"رجب ورمضان کے درمیان یہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غفلت کا شکار رہتے ہیں، اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں آدمی کے اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں،لہذا میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں روزہ سے رہوں "۔

سنن نسائی حدیث نمبر (۲۳۵۷) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اسے حسن قرار دیا ہے .

ان نصوص کا خلاصہ یہ ہوا کہ: بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنے کی تین قسمیں ہیں :

- روزانہ پیش کیے جانے والے اعمال، اور یہ دن میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں .

- ہفتہ وار پیش کیے جانے والے اعمال اور یہ سوموار اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں .

- سالانہ پیش کیے جانے والے اعمال، اور یہ صرف ایک بار شعبان میں پیش کیے جاتے ہیں .

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"سال بھر کے اعمال شعبان میں اٹھائے جاتے ہیں جیسا کہ الصادق المصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، اور ہفتہ بھر کے اعمال سوموار اور جمعرات کو اٹھائے

جاتے ہیں، اور دن کے اعمال رات سے قبل دن کے آخر میں اٹھائے جاتے ہیں، اور رات کے اعمال دن سے قبل رات کے آخر میں اٹھائے جاتے ہیں، اور رات و دن میں اعمال کا اٹھایا جانا سال بھر کے اعمال سے خاص ہے، اور جب عمر ختم ہو جاتی ہے تو پوری عمر کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور رجسٹر و صحیفہ لپیٹ کر بند کر دیا جاتا ہے "۔انتہی مختصرا۔(ماخوذ از: حاشیہ سنن ابو داود)

اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کیے جانے والی احادیث اعمال پیش کیے جانے کے اوقات میں اطاعت و فرمانبرداری زیادہ کرنے کی ترغیب پر دلالت کرتی ہیں

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شعبان کے روزے کے متعلق فرمان ہے :

(فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)

" میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال اٹھائے جائیں تو میں روزے سے ہوں "۔

اور سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ؛ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)

”سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں لہذا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جب میرے عمل پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں “۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (٧٤٧) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (٩٤٩) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

ابن رجب رحمہ اللہ نے لطائف المعارف میں بیان کیا ہے کہ:”جمعرات کے روز بعض تابعین اپنی بیوی سے مل کر روتے کہ آج ہمارے اعمال اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہورہے ہیں “۔

اوپر جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ سال کے اختتام کو اور سال کے ابتداء کو رجسٹر بند کرنے اور اللہ کے سامنے اعمال پیش ہونے میں کوئی دخل نہیں، بلکہ اعمال پیش کرنے کی وہ اقسام ہیں جن کی طرف ہم اشارہ کرچکے ہیں .

اور نصوص میں اس کے دوسرے اوقات بھی محدد کیے گئے ہیں اور نصوص اس پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ ان اوقات میں آپ ﷺ زیادہ اطاعت وفرمانبرداری کیا کرتے تھے .

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سال کے آخر میں سال کے اختتام کی یاد دہانی کرانے کے متعلق کہتے ہیں :

" اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں اور سال کے اختتام کی کسی معین عبادت مثلا روزے وغیرہ کے ساتھ تخصیص کرنا بدعت ہے "۔انتہی .

رہا سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ اگر کسی شخص کی عادت ہو کہ وہ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہو کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، اور یہ دن سال کے اختتام کے موافق ہو تو عادت کے مطابق روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں اسے منع نہیں کیا جائیگا، چاہے یہ دن سال کی ابتدا کے موافق ہو یا اختتام کے موافق، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس موافقت کی بنا پر روزہ نہ رکھے، یا اس گمان

سے روزہ نہ رکھے کہ اس مناسبت سے روزہ رکھنے میں کوئی خاص فضیلت ہے .

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب سائٹ

طالبِ دُعا:(azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com